

شرح : تخلیق و پیدائش کو اس صحرا سے مستی ناز کی طلب ہے۔ یعنی پوری کائنات سرِ اُپا طلب بنی ہوئی ہے کہ نجف کی خاکِ پاک سے اسے مستی ناز حاصل ہو اور صحرائے نجف سے غبار کی جو لہر اٹھ رہی ہے، وہ پیدائش کی انگڑائیاں پیش کر رہی ہے۔

مطلب یہ کہ جب نشہ اترتا ہے اور پینے والے پر خمار طاری ہوتا ہے تو جسم ٹوٹتا ہے اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ کائنات ہمیشہ مستی ناز صحرائے نجف کی خاک سے طلب کرتی رہی۔ یہ طلب اب بھی باقی ہے اور اس کا نشہ اتر جانے کی انگڑائیاں موجِ غبار کی شکل میں پیش ہو رہی ہیں۔

مطلعِ ثانی

۲۰۔ لغات - شہستان : رات بسر کرنے کی جگہ۔

شرح : اے حضرت! آپ ہی بہار کے شہستان کی شمع ہیں اور آپ ہی کے فیض سے پروانے کا دل چراغاں اور بلب کے بال و پر گلزار ہو رہے ہیں۔ پروانہ شمع کا عاشق و طالب ہوتا ہے، اس کا دل چراغاں بن گیا، گویا جو کچھ مطلوب تھا، اسے مل گیا۔ بلب کو بھپول کی آرزو رہتی ہے، اس کے بال و پر چمن زار بن گئے، گویا وہ بھی مراد کو پہنچ گئی۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ بہر چیز کو اس کا مطلوب حضرت علیؑ کے طفیل حاصل ہوتا ہے۔

۲۱۔ **شرح :** اے حضرت! آپ کے جلوے کے ذوق اور آپ کے دیدار کے شوق میں آئینہ خانہ بھی مور کی طرح اڑنے لگے۔

آئینہ خانے کی پرواز کو مور سے تشبیہ اس لیے دی کہ اس کے پروں کے نقش و نگار آئینے کی طرح ہوتے ہیں۔ جب وہ اٹھتا ہے تو دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے، بہت سے آئینے اڑے جا رہے ہیں، گویا آئینہ خانے کے پرواز